روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 24 جنوری 2012ء 29 صفر 1433 ہجری 24 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 20

غیر مقبول دعا سے بچنے کی دعا

حضرت عبداللہؓ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

ترجمہ:۔اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو۔ایسی دُعا سے جو سنی نہ جائے۔ایسے نفس سے جو سیر نہ ہواور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔مولیٰ! میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات حدیث نمبر :3404)

مومنوں کی نشانی نیکیوں کا حکم دینا، برائیوں سے روکنا، اپنی اصلاح اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا بھی ہے

مکرم ومعظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے

جہاں تک ممکن ہو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو تا کہ قبولیت دعا کا حظ اور زیادتی ایمان سے حصہ لے سکو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20/جنوری 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 جنوری 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیات 116,115 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ مومنوں کی نشانی نیکیوں کا حکم دینا، برائیوں سے روکنا، اپنی اصلاح اور نیک اعمال بجالانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا بھی ہے۔ یہی باتیں ہیں جو صالحین میں شامل ہونے والا بناتی، ایمان میں مضبوطی کی نشانی اور فلاح و کامیابی سے ہمکنار کرتی ہیں۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلے ضروری ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کردکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے۔حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد ہماری ذمہ داری ہے کہ ہمارا قول اور فعل نیکیاں بکھیرنے والا اور برائیوں کو روکنے والا ہو۔پس ہمیں بہت فکر کرنی چاہئے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً فرمایا ہے کہ جو تیرے پیرو ہیں میں انہیں ان لوگوں پر جو مخالفین ہیں قیامت تک فوقیت دوں گا۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ متبعین میں سے ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہوسکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا۔حضور انور نے فرمایا کہ حقیقی مومن ہم تبھی کہلا سکتے ہیں جب حضرت مسیح موعود کی نصائح، ارشادات اور آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود کی نصائح میں سے جو ہماری دینی اور روحانی حالتوں کو سنوارنے کیلئے اور دنیاوی ترقی کیلئے بھی ضروری ہیں، کچھ نصائح کو بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں دین حق کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔صرف قیل وقال سے بات نہیں بنتی۔اپنے عملی نمونہ میں ایسی چمک پیدا کرو کہ دوسرے اس کو قبول کرلیں۔فتح چاہتے ہو تو متقی بن جاؤ، کسی پر ظلم نہ کرو۔ہر ایک سے نیک سلوک کرو، تمہارے قول و فعل میں مطابقت ہو۔اپنی ظاہری و باطنی حالت میں پاکیزگی پیدا کرو۔اہل تقویٰ کیلئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں، غصہ، غضب، عجب، تکبر اور غرور سے بچنا ضروری ہے۔ایک دوسرے کا نام بگاڑ کر نہ پکارو، اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا، خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دین کی خدمت اور دین کو پھیلانے کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو، سائنس میں ترقی کرو ریسرچ کے میدان میں آگے بڑھو کہ یہ بھی دعوۃ الی اللہ کا اور نیکیاں پھیلانے کا ذریعہ ہے۔علوم جدیدہ حاصل کرنے کے بارے میں ایک انتباہ کرنے کے بعد فرمایا کہ علوم بے شک حاصل کرو لیکن ساتھ ساتھ قرآن کریم کا علم بھی حاصل کرو تا کہ صحیح رستے پر چلتے رہو۔یاد رکھو دینی خدمت وہی بجالاسکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو اور اس زمانے میں یہ روشنی ہمیں حضرت مسیح موعود سے ملی ہے۔اس لئے قرآن کریم کی تفسیر اور اس کو سمجھنے کیلئے آپ کی کتب اور آپ کی تفسیریں پڑھنا بہت ضروری ہے۔فرمایا کہ ہمیشہ دین ہی غالب رہتا ہے اور دین ان سائنسی اور دنیاوی علوم کو اپنے تابع کر لیتا ہے۔فرماتے ہیں کہ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیلی اخلاق پر مقدرت پاوے۔پھر فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے بہت دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔فرمایا پس جب تک کوئی جماعت خدا کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی۔فرماتے ہیں کہ توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے۔اس سے دونوں جہانوں میں آرام اور سچی خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

حضور انور نے لفظ ربنا سے رب کے حقیقی معانی پر روشنی ڈالتے ہوئے تمام ارباب باطلہ کو ترک کر کے حقیقی رب سے تعلق جوڑنے اور اس کے آگے جھکنے کی طرف تلقین فرمائی۔حضور انور نے فرمایا کہ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنتے ہوئے تقویٰ پر قدم مارنے والے بنے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین آخر پر حضور انور نے مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم شیخ محمد اسلم صاحب ربوہ، مکرم احسن کمال صاحب ابن مکرم ظفر اقبال صاحب حلقہ صدر کراچی اور مکرم عرفان احمد صاحب اونچا مانگٹ حافظ آباد کی وفات پر ان مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
ماہر امراض جلد
☆ مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب
ماہر امراض معدہ وجگر
☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن
☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

چاروں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 29 جنوری 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ان ماہر ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولوں میں فزکس، کیمسٹری، ریاضی، بیالوجی، زوآلوجی، باٹنی اور اسلامیات کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔کم ازکم قابلیت ایم ایس سی یا ایم اے ہے۔خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلصین مجلس نصرت جہاں سے رابطہ فرمائیں۔

ایڈریس: دفتر مجلس نصرت جہاں دفاتر تحریک جدید ربوہ فون نمبر: 0476212967

majlisnusratjahan@yahoo.com

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

مشعل راہ

جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا کوئی ایمان نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے (۔) یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ 135 مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 صفحہ 210)

یعنی امانتوں کا خیال رکھے اور ان کے باریک در باریک پہلوؤں میں جا کر ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں راعون کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوق عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حسن معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اس کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو اگر دل پاک نہیں ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا جب دل دور ہے۔ جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہوگا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 65 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امانتوں کو نیک نیتی سے ادا کرنے اور ہر قسم کی خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(روزنامہ الفضل 26 مئی 2004ء)

تعارف کتب

تواریخ بیت فضل لندن

مصنف: حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
پرنٹر: شریف سنز کراچی .... صفحات: 187

بیت فضل لندن ان بابرکت بیوت میں شمار ہوتی ہے جس نے چار خلفاء سلسلہ کو سربسجود ہوتے دیکھا۔ اس عظیم الشان بیت الذکر کا قیام 1924ء میں عمل میں آیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا۔ حضور دمشق اور مصر سے ہوتے ہوئے اٹلی، سوئٹزر لینڈ اور فرانس کے راستہ سے انگلستان میں 22 راگست 1924ء کو وارد ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے قیام لندن کے زمانہ میں بیت فضل لندن کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھوں سے 19 راکتوبر 1924ء کو نصب فرمایا اور وہیں تمام جماعت نے نماز ادا کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس موقع پر انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

آج ہم ایک ایسے کام کے لئے جمع ہوئے ہیں جو اپنی نوعیت میں بالکل نرالا ہے یعنی اس (بیت الذکر) کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے جو محض اس ہستی کو یاد کرنے اور اس کے حضور میں اپنی عبودیت کا اظہار کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے جو سب دنیا کی پیدا کرنے والی ہے۔ پس جس عمارت کی بنیاد رکھنے کے لئے ہم آج جمع ہوئے ہیں وہ اتحاد اور اتفاق کا ایک نشان ہے۔ یہ (بیت الذکر) صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے تاکہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو اور لوگ مذہب کی طرف جس کے بغیر حقیقی امن اور حقیقی ترقی نہیں، متوجہ ہوں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جماعت کے بزرگ، خادم سلسلہ، نامور ادیب اور محقق تھے۔ انہوں نے بیت الفضل لندن کے آغاز سے افتتاح تک نہایت عمدہ اور تاریخی شواہد پر مبنی تاریخ اکٹھی فرمائی ہے تاکہ احباب جماعت کے سامنے بیت فضل لندن کی ضرورت، اہمیت، افادیت اور وہ مقاصد عالیہ واضح ہوں جن کے لئے اس عظیم بیت الذکر کا قیام عمل میں آیا یہ سلطنت برطانیہ کے دارالامارۃ شہر لندن کی سب سے پہلی بیت الذکر ہے۔ اس کے افتتاح کے شاندار ذکر سے دنیا کے تمام ممالک کے اخبارات بھرے پڑے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر میر صاحب اس کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جس قدر شہرت اس (بیت الذکر) کی دنیا کے مختلف حصص اور گوشے گوشے میں ہوئی ہے اور جس قدر عمائد اور معززین اس کے افتتاح کے وقت جلسے میں شریک ہوئے اور جس قدر تاریں اور مضامین اس کے لئے اخبارات میں چھاپے گئے اور جس قدر خوشی کا اظہار ہر طبقہ کے لوگوں کی طرف سے اس کی تعمیر پر کیا گیا ہے اس قدر دنیا کی کسی عبادت گاہ کی تعمیر پر آج تک نہیں ہوا۔

زیر تبصرہ کتاب کے آغاز میں حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف، بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مبارک دور جیسے مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ ان وقیع مضامین کے بعد تحریک بیت الذکر لندن، مذہبی کانفرنس لندن اور احمدیہ سفارت، سلسلہ کی مساعی کے انگلستان میں ظاہری ثمرات، بیت الذکر لندن کے متعلق پیشگوئیاں، تقریب سنگ بنیاد کا احوال، پریس میں کوریج، افتتاح کا پروگرام، افتتاحی تقریب میں شریک ہونے والے عمائدین کے تاثرات و پیغامات، جیسے اہم عناوین کے تحت تفصیلات درج ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ بعض نایاب بلیک اینڈ وائٹ تصاویر جن میں حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الاول، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دورہ لندن، سنگ بنیاد، افتتاحی تقریب اور اس تقریب میں شریک ہونے والے عمائدین کی تصاویر شامل کی گئی ہیں۔

بیت فضل کا افتتاح 3 راکتوبر 1926ء کو عمل میں آیا۔ خان بہادر شیخ عبدالقادر نے افتتاح کیا۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعود کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس تقریب میں اس کثرت سے لوگوں نے شرکت کی کہ احاطہ بیت الذکر سے باہر بھی تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ منفرد اور تاریخی معلومات پر مشتمل یہ کتاب تاریخ احمدیت انگلستان میں ایک بہت اہم دستاویز ہے۔ لجنہ اماء اللہ کراچی نے اس کو دوبارہ شائع کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے آج کی نوجوان نسل کے علم میں احمدیت کی ترقی کے حوالے سے بہت سے گوشے وا ہوں گے۔

(ایف شمس)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین، صحابہ کرام اور حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے مقام و مرتبہ سے متعلق نہایت بصیرت افروز اور حکیمانہ ارشادات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور فرستادے کی خوبصورت اور انصاف پر مبنی تعلیم یہ ہے کہ لڑائی جھگڑا اور فساد سے بچتے ہوئے امن اور محبت و مودّت کو پھیلایا جائے

ہمیں ان دنوں میں بہت زیادہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور ہر قسم کی احتیاطی تدابیر بھی کرنی چاہئیں

دنیا کی عمومی معاشی حالت بھی بے چینیاں پیدا کر رہی ہے۔ ایک تیسری بڑی گھمبیر صورتحال جو پیدا ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ دنیا عالمی جنگ کی طرف بھی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 دسمبر 2011ء بمطابق 2 فتح 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

............آج مَیں صرف اس زمانے کے حَکَم اور عَدَل مسیح و مہدی معہود کے حکیمانہ ارشاد جو آپ نے خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ اور حضرت امام حسینؓ وغیرہ کے متعلق بیان فرمائے ہیں، پیش کرتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس خوبصورت طریقے سے آپ نے فساد کی بنیاد کو ختم کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ جب مَیں نے یہ ارشادات جمع کروائے تو اس کے سینکڑوں صفحات بن گئے ہیں، لیکن وقت کے لحاظ سے اس وقت صرف چند ایک آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ میں بھی مختلف فرقوں سے بیعت کر کے آنے والے جن کی ابھی صحیح طرح تربیت نہیں ہوئی، ان کے لئے بھی یہ ارشادات سننا ضروری ہیں اور بعض وہ لوگ جن کی مثال مَیں نے دی ہے کہ بعض دفعہ ایم ٹی اے دیکھ لیتے ہیں یا کبھی خطبہ سن لیتے ہیں اور جماعت میں دلچسپی لیتے ہیں یا (-) سے اُن کو ہمدردی ہوتی ہے لیکن اُن کے ذہن میں ایک سوال پھرتا ہے کہ جماعت احمدیہ بھی ایک ایسا فرقہ ہے جو دوسرے عام فرقوں کی طرح ہے۔ اُن کے سامنے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات آجائیں تا کہ اُنہیں بھی پتہ چلے کہ حضرت مسیح موعود تو (-) کے مختلف فرقوں کو اکٹھا کرنے آئے تھے اور ہر قسم کی زیادتی سے پاک کرنے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے (-) کو ایک کرنے کا کام سپرد کرتے ہوئے الہاماً فرمایا ہے کہ ”سب (-) کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ“۔

(تذکرہ صفحہ نمبر 490 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پس آپ تو فرقوں کو ختم کرنے کے لئے اور تمام (-) کو ایک ہاتھ پر، ایک دین پر اکٹھا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس لحاظ سے جیسا کہ مَیں نے کہا بعض اقتباسات مَیں پیش کروں گا۔ سب سے پہلے مَیں حضرت مسیح موعود کا وہ اقتباس سامنے رکھتا ہوں جس میں آپ نے خلفائے راشدین کے طریق پر چلنے کو مومن ہونے اور (-) ہونے کی نشانی بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور (-) نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں“۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 294)

خلفائے راشدین کے مقام کے بارے میں پھر ایک اور جگہ سر الخلافہ کے صفحہ 328 میں آپ فرماتے ہیں۔ یہ صفحہ نمبر مَیں نے اس لئے بولا ہے کہ یہ عربی کی کتاب ہے اور عربی والوں کو صبح میں نے حوالے کا صفحہ نمبر دے دیا تھا تا کہ اُن کو ترجمے میں آسانی رہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کی جو زبان ہے، اُسی کے اصل الفاظ میں اگر یہ (تحریر) عربوں کے بھی سامنے آئے تو زیادہ اثر رکھتی ہے کیونکہ ترجمان ترجمے کے اُس مقام تک نہیں پہنچ سکتے چاہے وہ عربی دان ہی ہوں جس طرح حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے۔ بہرحال آپ فرماتے ہیں کہ:

”خدا کی قسم! (یہ خلفائے کرام) وہ لوگ ہیں جنہوں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و اعانت میں موت کے منہ میں بھی جانے سے دریغ نہ کیا اور خدا کی خاطر اپنے والدین اور اپنی اولاد تک کو چھوڑنا اور اُن سے قطع تعلق کرنا گوارا کر لیا۔ انہوں نے اپنے دوستوں سے لڑائی مول لے لی۔ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے اموال و نفوس کو قربان کر دیا۔ اس کے باوجود وہ نادم و ماتم کناں رہے کہ وہ کماحقہٗ اعمال بجا نہ لا سکے۔ اُن کی آنکھیں اکثر خوابِ راحت کی لذت سے ناآشنا رہیں اور اپنے نفسوں کے آرام کا خیال بھی نہ کیا۔ وہ تن آسان و عافیت کوش نہ تھے۔ پس تم نے کیسے گمان کر لیا کہ یہ لوگ ظالم و غاصب، جادہ عدل کے تارک اور جور و جفا کے خوگر تھے حالانکہ اُن کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بندہ حرص و ہوا نہ تھے اور آستانہ الٰہی پر گرے رہتے تھے۔ یہ ایک قوم تھی جو خدا میں فنا ہو گئی“۔

(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 328۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

پس فرمایا کہ یہ لوگ جو خلفائے راشدین تھے انہوں نے اپنا سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی خاطر قربان کر دیا اور اللہ تعالیٰ میں فنا ہو گئے۔ پھر سر الخلافہ کے ہی صفحہ 355

میں آپ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

''آپ مکمل معرفت والے، عارف، حلیم اور رحیم فطرت والے تھے اور آپ انکسار اور غربت کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ بہت زیادہ عفو، شفقت اور رحم کرنے والے تھے۔ اور آپ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ اور آپ کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا تعلق تھا۔ اور آپ کی روح خیرالوریٰ کی روح سے ملی ہوئی تھی۔ اور اس نور سے ڈھانپ دی گئی تھی جس نور سے اُن کے پیش رَو اور محبوبِ الٰہی کو ڈھانپ دیا گیا تھا۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانائی کے نُور کے نیچے اور آپ کے عظیم فیوض کے نیچے چھپا دی گئی تھی۔ اور آپ فہمِ قرآن اور سید الرسل اور فخرِ نوعِ انسانی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سب سے ممتاز تھے۔ اور جب آپ پر نشأۃ اخروی اور اسرارِ الٰہی کا ظہور ہوا تو آپ نے تمام دنیاوی تعلقات کو توڑ دیا اور جسمانی تعلقات کو چھوڑ دیا اور محبوب کے رنگ میں رنگین ہو گئے۔ اور مطلوب واحد کے لئے تمام مرادیں ترک کر دیں۔ اور آپ کا نفس جسمانی کدورتوں سے خالی ہو گیا۔ اور سچے خدا کے رنگ میں رنگین ہو گیا۔ اور رب العالمین کی رضا میں غائب ہو گیا۔ اور جب صادق حُبِّ الٰہی آپ کے رگ و ریشہ میں اور آپ کے دل کی تہہ میں اور آپ کے وجود کے ذرّات میں متمکن ہو گئی اور اُس کے انوار اِس کے اقوال و افعال اور قیام و قعود میں ظاہر ہو گئے تب آپ کو صدیق کا لقب دیا گیا''۔ (سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 355 عربی عبارت کا اردو ترجمہ) یعنی کہ جب آپ مکمل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا ہو گئے تو پھر آپ کو صدیق کا لقب ملا۔ یہ آپ کا مقام ہے۔

پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مقامِ صدیقیت کی مزید تصویر کشی کرتے ہوئے کہ کیوں اور کس طرح آپ کو یہ مقام ملا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپؓ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو اُس کے دل کے اندر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدّیق کے کمالات حاصل کرنے کی خواہش کرے اُس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے۔ جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا، صدیقی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے''۔ فرماتے ہیں۔

''ابوبکری فطرت کیا ہے؟ اس پر مفصل بحث اور کلام کا یہ موقع نہیں کیونکہ اس کے تفصیلی بیان کیلئے بہت وقت درکار ہے''۔ فرمایا کہ ''مَیں مختصراً ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا۔ اُس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف سوداگری کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے تو ابھی راستے ہی میں تھے کہ ایک شخص آپؓ سے ملا۔ آپؓ نے اُس سے مکّہ کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ جیسا کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے تو راستہ میں اگر کوئی اہلِ وطن مل جائے تو اُس سے اپنے وطن کے حالات دریافت کرتا ہے۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؓ نے یہ سنتے ہی فرمایا کہ اگر اُس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو بلاشبہ وہ سچا ہے۔ اسی ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؓ کو کس قدر حسنِ ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو مدعی کے حالات سے ناواقف ہو اور جہاں غیریت ہو اور مزید تسلّی کی ضرورت ہو۔ لیکن جس شخص کو حالات سے پوری واقفیت ہو تو اُسے معجزہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راستہ میں ہی آنحضرتؐ کا دعویٰ نبوت سن کر ایمان لے آئے۔ پھر جب مکّہ میں پہنچے تو آنحضرتؐ کی خدمتِ مبارک میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ گواہ رہیں کہ مَیں آپؐ کا پہلا مُصدّق ہوں۔ آپؓ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا بلکہ آپؓ نے اپنے افعال سے اسے ثابت کر دکھایا اور مرتے دم تک اسے نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔

(ملفوظات جلد اول ۔صفحہ 247-248۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اس وفا اور قربانیوں کا اظہار کس طرح ہوا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''ایک دفعہ چند دشمنوں نے آپؐ کو تنہا پا کر پکڑ لیا اور آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اُسے مروڑنا شروع کیا۔ قریب تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان نکل جائے کہ اتفاق سے ابوبکرؓ آ نکلے اور انہوں نے مشکل سے چھڑایا۔ اس پر (ان دشمنوں نے) ابوبکرؓ کو اس قدر مارا پیٹا کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے''۔

(سوانح عمری حضرت محمد صاحب بانی اسلام مرتبہ شردھے پرکاش دیو جی صفحہ 37 پبلشر نرائن دت سہگل اینڈ سنز لاہور۔ بحوالہ چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23۔ صفحہ 257-258)

پھر اُمّت پر حضرت ابوبکر صدیق کے ایک بہت بڑے احسان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ایسا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس آیت سے استدلال کرنا کہ وَمَا مُحَمَّدٌ .... (آل عمران 145)............ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ کی جان پر ہزاروں رحمتیں نازل کرے جنہوں نے خدا تعالیٰ سے پاک الہام پا کر اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ (-) ہو گیا ہے''۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد نمبر15 صفحہ 462-461 حاشیہ)

پھر ایک عظیم فتنے کے دور کرنے کے لئے، فرو کرنے کے لئے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عظیم کارنامہ ہے، اُس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔

''اُس زمانے میں بھی مسیلمہ نے اِباحتی رنگ میں لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ ایسے وقت میں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انسان خیال کر سکتا ہے کہ کس قدر مشکلات پیدا ہوئی ہوں گی۔ اگر وہ قوی دل نہ ہوتا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ اُس کے ایمان میں نہ ہوتا تو بہت ہی مشکل پڑتی اور گھبرا جاتا۔ لیکن صدیقؓ نبیؐ کا ہم سایہ تھا'' (یعنی سائے کے نیچے تھا۔ اُسی سائے میں تھا۔) ''آپؐ کے اخلاق کا اثر اُس پر پڑا ہوا تھا اور دل نورِ یقین سے بھرا ہوا تھا اس لئے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اُن کی زندگی اسلام کی زندگی تھی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اُس پر کسی لمبی بحث کی حاجت ہی نہیں۔ اُس زمانے کے حالات پڑھ لو اور پھر جو اسلام کی خدمت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی ہے اُس کا اندازہ کر لو۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدمِ ثانی ہیں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر صدیقؓ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوتِ ایمانی سے کُل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا۔ اسی طرح پر جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا کہ مَیں سچے خلیفہ پر امن کو قائم کروں گا۔ یہ پیشگوئی حضرت صدیقؓ کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان نے اور زمین نے عملی طور پر شہادت دے دی۔ پس یہ صدیق کی تعریف ہے کہ اس میں صدق اس مرتبہ اور کمال کا ہونا چاہئے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 251-252۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے مقام حُبِّ رسول اور اخلاص کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں۔ تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ! تو کیوں روتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپ کی تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ قیصر اور کسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں۔ تب آنجناب نے فرمایا کہ مجھے اس دنیا سے کیا کام۔ میری مثال اُس سوار کی ہے جو شدتِ گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے اور جب دوپہر کی شدت نے اُس کو سخت تکلیف دی تو وہ اُسی سواری کی حالت میں دَم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر

گیااور پھر چند منٹ کے بعد اُسی گرمی میں اپنی راہ لی''۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23صفحہ 299-300)

حضرت عمرؓ کے رتبہ و مقام کے بارے میں ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اُن کی رائے کے موافق قرآنِ شریف نازل ہو جایا کرتا تھا اور اُن کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ دوسری یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ تیسری یہ حدیث ہے کہ پہلی اُمتوں میں محدث ہوتے رہے ہیں۔ اگر اس اُمّت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے''۔ (ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 219)

پھر حضرت مسیح موعود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

''بعض واقعات پیشگوئیوں کے جن کا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اَور شخص کے واسطہ سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپؐ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے۔ اور آنجنابؐ نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں۔ مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلّی طور پر گویا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لیے عالمِ وحی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا''۔

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد 14۔صفحہ 265)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''جب تک امام کی دستگیری اِفاضہ علوم نہ کرے تب تک ہرگز ہرگز خطرات سے امن نہیں ہوتا۔ اس امر کی شہادت صدرِ اسلام میں ہی موجود ہے'' (اسلام کے شروع میں موجود ہے) ''کیونکہ ایک شخص جو قرآنِ شریف کا کاتب تھا اُس کو بسا اوقات نورِ نبوت کے قرب کی وجہ سے قرآنی آیت کا اُس وقت میں الہام ہو جاتا تھا جبکہ امام یعنی نبی علیہ السلام وہ آیت لکھوانا چاہتے تھے۔ ایک دن اُس نے خیال کیا کہ مجھ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا فرق ہے؟ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ اس خیال سے وہ ہلاک کیا گیا اور لکھا ہے کہ قبر نے بھی اُس کو باہر پھینک دیا''۔ (فوت ہوا اور دفنایا گیا تو قبر نے بھی باہر پھینک دیا) ''جیسا کہ بلعم ہلاک کیا گیا'' (اُس کو بھی اپنی نیکی کا اور وحی کا یہی زعم تھا)۔ فرماتے ہیں: ''مگر عمرؓ کو بھی الہام ہوتا تھا انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا اور امامتِ حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی اُس کا شریک بننا نہ چاہا بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا۔ اس لئے خدا کے فضل نے اُن کو نائب امامتِ حقّہ بنا دیا''۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13صفحہ 473-474)

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر اپنے آپ کو حقیر سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے، فضل کرتے ہوئے پھر اُن کو خلیفہ بنا دیا جو نبی کا نائب ہے۔)

پھر سر الخلافہ کے صفحہ 326 میں حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں کہ:

''میرے ربّ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان (رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین) غایت درجہ ایماندار اور رُشد و ہدایت سے معمور تھے۔ وہ اُن لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت بخشی ہے اور جو خاص طور پر موردِ افضالِ الٰہیہ ہوئے ہیں۔ عارفوں کی ایک بڑی جماعت اُن کی خصوصیات کی گواہ اور اُن کی خوبیوں کی معترف ہے۔ انہوں نے محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنے وطنوں کو چھوڑا اور ہر معرکے میں بلا دریغ داخل ہو گئے۔ انہوں نے شدتِ گرمی کا خیال کیا نہ ہی سرد ترین راتوں کی پرواہ کی بلکہ مردِ میدان بن کر دین کی راہ میں قدم مارتے چلے گئے۔ اس راہ میں نہ کسی قرابت دار کی پرواہ کی، نہ کسی اور کی اور رب العالمین کی خاطر سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کے اعمالِ حسنہ سے بوئے خوش آتی اور ان کے افعالِ پسندیدہ سے خوشبو کی لپٹیں آتی ہیں۔ اُن سے اُن کے باغِ درجات، اُن کے گلستانِ حسنات کی طرف رہنمائی ہوئی ہے۔ اُن کی بادِ نسیم اپنے ہی عطر بیز جھونکوں سے اُن کے اسرار کی خبر دیتی ہے اور اُن کے انوار ہم پر ضوفگن ہوتے ہیں۔ سو اُن کی خوشبو سے اُن کی نیک شہرت کی طرف رہنمائی ہو سکتی ہے''۔ (سر الخلافہ۔روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 326۔عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا:

''یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی حضرت عثمان) اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدمِ ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا جو قرآنِ شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتا سکتے''۔

(مکتوبات احمد جلد نمبر2صفحہ نمبر151مکتوب نمبر2 بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود حضرت علیؓ کے مقام و مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ بھی سر الخلافہ کا صفحہ 358 ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ

''آپ (یعنی حضرت علیؓ) بڑے متقی اور پاک صاف تھے اور اُن لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمان کے سب سے پیارے ہیں اور اچھے خاندانوں والے تھے اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ غالب خدا کے شیر اور مہربان خدا کے نوجوان تھے۔ بہت سخی اور صاف دل تھے۔ آپ وہ منفرد بہادر تھے جو مرکزِ میدان سے نہیں ہٹتے تھے خواہ آپ کے مقابل پر دشمنوں کی ایک فوج ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے کسمپرسی کی زندگی بھی بسر کی اور نوعِ انسانی کی پرہیزگاری میں مقامِ کمال تک پہنچے۔ اور آپ مال و دولت عطا کرنے، غم و ہمّ دور کرنے اور یتیموں، مسکینوں اور پڑوسیوں کی دیکھ بھال کرنے والے پہلے شخص تھے اور مختلف معرکوں میں آپ سے بہادری کے کارنامے ظاہر ہوتے تھے۔ اور آپ تلوار اور نیزے کی جنگ میں عجائب باتوں کے مظہر تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ شیریں بیان اور فصیح اللسان تھے۔ (بڑے خوبصورت انداز میں بات بیان کرتے تھے) اور آپ اپنے کلام کو دلوں کی تہہ میں داخل کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس ذریعے سے ذہنوں کے زنگ کو دور کرتے اور اُس کے مطلع کو دلیل کے نور سے منور کرتے تھے اور آپ ہر قسم کے اسلوب میں قادر تھے اور جو کوئی آپ سے کسی معاملے میں فاضل ہوتا تو وہ بھی آپ کی طرف مغلوب کی طرح معذرت کرتا ہوا نظر آتا''۔ (یعنی پڑھے لکھے لوگ بھی آپ کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتے تھے) ''اور آپ ہر خوبی اور فصاحت و بلاغت کی راہوں پر کامل تھے اور جس نے آپ کے کمال کا انکار کیا تو گویا وہ بے حیائی کے رستے پر چل پڑا''۔

(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8صفحہ 358۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم کا مجموعی طور پر ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''مَیں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے، ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے اُن کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی، ملک چھوڑا، جائیدادیں چھوڑیں، احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا۔ ورنہ بالمقابل دنیا داروں کے منصوبے اور تدابیر اور پوری کوششیں اور سرگرمیاں تھیں پر وہ کامیاب نہ ہو سکے''۔ (یعنی دنیا دار کامیاب نہ ہو سکے۔) ''ان کی تعداد، جماعت، دولت سب کچھ زیادہ تھا مگر ایمان نہ تھا''۔ (غیروں میں) ''اور صرف ایمان ہی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے اور کامیابی کی صورت نہ دیکھ سکے۔ مگر صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا۔ انہوں نے جب ایک شخص کی آواز سنی جس نے باوصفیکہ اُمّی ہونے کی حالت میں پرورش پائی تھی مگر اپنے صدق اور امانت اور راستبازی میں شہرت یافتہ تھا۔ جب اُس نے کہا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی ساتھ ہو گئے اور پھر دیوانوں کی طرح اُس کے پیچھے چلے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ وہ صرف ایک

ہی بات تھی جس نے اُن کی یہ حالت بنادی اور وہ ایمان تھا۔ یادرکھو! خدا پر ایمان بڑی چیز ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 407-408۔ ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود کا خلفائے راشدین یا صحابہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے تعلق اور محبت کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے تھا۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں اسے آپ ایمان کا جزو سمجھتے تھے۔ ایک دوسری جگہ آپ اس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہمارا ایمان ہے کہ بزرگوں اور اہل اللہ کی تعظیم کرنی چاہئے لیکن حفظِ مراتب بڑی ضروری شئے ہے‘‘۔ (تعظیم تو کرنی چاہئے لیکن ہر ایک کا اپنا اپنا مرتبہ اور مقام ہے اُس کے مطابق) ’’ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ حد سے گزر کر خود ہی گناہگار ہو جائیں‘‘ (۔غلو سے کام نہیں لینا چاہئے۔) ’’اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے نبیوں کی ہتک ہو جائے۔ وہ شخص جو کہتا ہے کہ کُل انبیاء علیھم السلام حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسینؓ کی شفاعت سے نجات پائیں گے اُس نے کیسا غلو کیا ہے جس سے سب نبیوں کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر3 صفحہ نمبر268-269 حاشیہ مطبوعہ ربوہ ایڈیشن 2003ء)

پھر حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ سے اپنی مناسبت بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اور مجھے علی اور حسین کے ساتھ ایک لطیف مناسبت حاصل ہے۔ اور اس راز کو مشرقین اور مغربین کے ربّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور مَیں علیؓ اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہوں۔ اور جو اُن سے عداوت رکھتا ہے اُن سے مَیں عداوت رکھتا ہوں۔ اور بایں ہمہ میں جور و جفا کرنے والوں میں سے نہیں۔ اور یہ میرے لئے ممکن نہیں کہ مَیں اس سے اعراض کروں جو اللہ نے مجھ پر منکشف فرمایا۔ اور نہ ہی میں حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہوں۔

(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 359۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

یہ بھی سر الخلافہ کا ترجمہ ہے۔ پھر اس مناسبت کو مزید کھول کر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا اور اپنی غلط فہمی پر اصرار کر کے ہر ایک زمانے میں خدا کے مقدس لوگوں کو تکلیفیں دیں۔ دیکھو کیسے امام حسین رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ہزاروں نادان یزید کے ساتھ ہو گئے‘‘۔ (امام حسین کو چھوڑ کر ہزاروں نادان یزید کے ساتھ ہو گئے) ’’اور اس امام معصوم کو ہاتھ اور زبان سے دکھ دیا۔ آخر بجز قتل کے راضی نہ ہوئے اور پھر وقتاً فوقتاً ہمیشہ اس امت کے اماموں اور راستبازوں اور مجددوں کو ستاتے رہے اور کافر اور بے دین اور زندیق نام رکھتے رہے۔ ہزاروں صادق ان کے ہاتھ سے ستائے گئے اور نہ صرف یہ کہ ان کا نام کافر رکھا بلکہ جہاں تک بس چل سکا قتل کرنے اور ذلیل کرنے اور قید کرانے سے فرق نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اب ہمارا زمانہ پہنچا اور تیرھویں صدی میں جا بجا خود وہ لوگ یہ وعظ کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں امام مہدی یا مسیح موعود آئے گا اور کم سے کم یہ کہ ایک بڑا مجدد پیدا ہوگا۔ لیکن جب چودھویں صدی کے سر پر وہ مجدد پیدا ہوا۔ اور نہ صرف خدا تعالیٰ کے الہام نے اُس کا نام مسیح موعود رکھا بلکہ زمانے کے فتن موجودہ نے بھی بزبانِ حال یہی فتویٰ دیا‘‘ (جو فتنے زمانے میں پھیلے ہوئے تھے) ’’کہ اس کا نام مسیح موعود ہونا چاہئے تھا۔ تو اُس کی سخت تکذیب کی اور جہاں تک ممکن تھا اُس کو ایذاء دی اور طرح طرح کے حیلوں اور مکروں سے اُس کو ذلیل اور نابود کرنا چاہا‘‘۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 254-255)

جھٹلایا، تکلیفیں دیں اور ذلیل و نابود کرنے کی کوشش کی۔

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں نے اس قصیدہ میں جو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت لکھا ہے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بیان کیا ہے یہ انسانی کارروائی نہیں۔ خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین جیسے یا حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید مَنْ عَادَ وَلِيًّا لِیْ۔ دست بدست اُس کو پکڑ لیتا ہے۔ پس مبارک وہ جو آسمان کے مصالح کو سمجھتا ہے اور خدا کی حکمت عملیوں پر غور کرتا ہے۔ (اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح)۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 149)

یہ حدیث ہے کہ مَنْ عَادَ لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرب کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی اختیار کی تو میں نے اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ کر دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر6502)

تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جو کچھ مَیں لکھتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور مرضی سے اور حکم سے لکھتا ہوں۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ بات کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اُس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہّر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اُس سے موجبِ سلبِ ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اُس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اُس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے اُن کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اُس کے زمانے میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی بزرگ کی جو ائمہ مطہّرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اُس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اُس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اُس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم صفحہ 545-546۔ اشتہار تبلیغ حق۔ 8/اکتوبر 1905ء)

پس یہ ہے وہ خوبصورت اور انصاف پر مبنی تعلیم اور (-) کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے اور (-) کو ختم کرنے کی تعلیم جو اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے اور فرستادے نے ہمیں دی ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلامِ صادق بن کر صلح اور سلامتی کا پیغام لے کر آیا تھا۔ خدا کرے کہ (-) اس پیغام کو سمجھے اور فرقہ بندیوں اور فسادوں اور ایک دوسرے کے قتل و غارت سے بچے تا کہ (-) ایک نئی شان سے دنیا کے کونے کونے تک اپنی چمک اور دمک دکھائے۔

اللہ کرے یہ محرم کا مہینہ ہر جگہ امن و امان اور سلامتی کے ساتھ گزرے۔ ہر (-) دوسرے (-) کو اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھنے والا ہو۔

(-) ملکوں کی عمومی حالت اور فسادات سے بچنے کے لئے بھی بہت زیادہ دعا کریں۔ اکثر ملک آجکل بہت بُرے حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر پسندوں کے شر سے (-) اور (-) کو محفوظ رکھے۔ اکثر (-) ملکوں میں جیسا کہ میں نے کہا اندرونی فساد اور شر بھی ہیں جن سے وہاں امن برباد ہو رہا ہے اور بجائے ترقی کے تیزی سے پیچھے کی طرف جا رہے ہیں۔ دنیا کی عمومی معاشی حالت بھی بے چینیاں پیدا کر رہی ہے جس کا اگر یہاں مغرب پہ اثر ہے تو (-) ملکوں پہ مشرق میں بھی اور ہر جگہ اثر ہے۔ اور پھر ایک تیسری بڑی گھمبیر صورتحال جو پیدا ہو رہی ہے اور ہونے والی ہے وہ بظاہر جو لگ رہا ہے کہ دنیا عالمی جنگ کی طرف بھی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ انسانیت پر رحم کرے۔ اُن کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ ہمیں اِن دنوں میں بہت زیادہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور ہر قسم کی احتیاطی تدابیر بھی کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم آصف مجید صاحب کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 جنوری 2012ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔جس کا نام یلاش احمد تجویز ہوا ہے۔نومولود مکرم عبدالمجید صاحب ولد مکرم دین محمد صاحب کا پوتا اور مکرم ناصر احمد جنجوعہ صاحب کا نواسا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی دے نیز دینی اور دنیوی حسنات سے نوازے۔آمین

تقریب آمین

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ قطب پور چک صادق آباد ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

نبیل احمد ابن مکرم محمد سلیم احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن قطب پور ضلع لودھراں کو 10 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق ملی ۔ اس کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بچے کیلئے مبارک کرے اور قرآنی انوار وعلوم سے اپنا سینہ منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم فضل احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری بھابی مکرمہ ثمینہ کوثر صاحبہ زوجہ مکرم شبیر احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ مورخہ یکم جنوری 2012ء کو اچانک بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 4 جنوری کو مکرم مرزا محمد اصغر صاحب امام الصلوۃ بیت صادق دارالعلوم غربی نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، نیک، ہمدرد، خوش مزاج، ملنسار اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔ آپ مکرم غلام نبی صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بھائی مکرم سعود احمد طاہر صاحب صدر روڈگاؤ جرمنی، مکرم طاہر احمد صاحب جرمنی، دو بہنیں، چار بیٹے منیر احمد صاحب عمر 19 سال، عدیل احمد صاحب عمر 18 سال، فقراد احمد صاحب عمر 17 سال، سفیر احمد عمر 12 سال، دو بیٹیاں ثناء شبیر صاحبہ اور حناء شبیر صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

☆......☆......☆

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔سیالکوٹ

چیچک کے ٹیکے کا موجد
ایڈورڈ جینر

مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی مشہور کتاب "تاریخ انسانی" کے سو سب سے زیادہ با اثر افراد میں جن شخصیات کی زندگی اور کارنامے پیش کئے ہیں ان میں ایک نام برطانیہ کے مشہور سائنس دان اور طبیب ایڈورڈ جینر Edward Jenner کا بھی ہے۔جس نے چیچک کا ٹیکہ ایجاد کیا تھا۔

چیچک کی وبا بہت پرانی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ وبائی صورت میں اس کا آغاز 540ء سے ہوا۔ 569ء میں یہ وباء قسطنطنیہ پہنچی اور دسویں صدی عیسوی تک ایشیا کے تمام ممالک میں عام ہو چکی تھی اور طبیب اس کے علاج سے عاجز تھے۔

اسی زمانے میں عالم اسلام کے مشہور طبیب ابوبکر محمد بن زکریا رازی نے اس مرض کا کامیاب علاج تجویز کیا اور اس مرض پر ایک مفصل کتاب تحریر کی۔ جس میں اس مرض کے تمام پہلوؤں پر بحث کی گئی تھی۔ تاہم ابھی تک کسی ایسے طریقہ کی ضرورت موجود تھی جس سے مرض کو پیدا ہونے سے پہلے ہی کنٹرول کیا جا سکے۔

18ویں صدی میں یورپ میں یہ وباء بڑی تیزی سے پھیلی اور ایک محتاط اندازے کے مطابق سو سال کے عرصے میں تقریباً 6 کروڑ افراد چیچک میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد یہ وباء نمودار ہوتی تھی اور گنجان اور گندے شہروں میں خوفناک آگ کی طرح پھیل جاتی تھی۔

اسی دوران مشاہدے سے یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ اگر کسی شخص کو ایک مرتبہ چیچک نکل آئے تو پھر وہ اس بلا سے ہمیشہ کے لئے مامون ہو جاتا تھا۔ یعنی اسے دوبارہ کبھی چیچک نہیں نکلتی تھی۔ ایک اور بات جو مشاہدے اور تجربے سے سامنے آئی تھی وہ یہ کہ جن افراد کو گائے کی چیچک ہو چکی ہو جو عام چیچک سے نسبتاً کم ضرر رساں ہوتی تھی، ہو جائے، انہیں بھی چیچک کا مرض لاحق نہیں ہوتا۔

یہ تمام مشاہدات اور تجربات، انگلستان کے طبیب ایڈورد جینر کے علم میں تھی۔ ایڈورڈ جینر کو ابتداء ہی سے چیچک کے مرض کی روک تھام سے دلچسپی تھی۔ چنانچہ اس نے گائے کی چیچک کے کچھ مائعات لے کر، ایک سالہ صحت مند بچے جیمز فپس James Phipps کے جسم میں داخل کر دیا۔ یہ تاریخی تجربہ اس نے 14 مئی 1796ء کو کیا۔ دو ماہ بعد اس لڑکے کو دوبارہ اصلی چیچک کا ٹیکہ لگایا۔ لیکن لڑکے پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور وہ اس بیماری سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مامون ہو گیا۔ جینر نے اپنے یہ تجربات کئی اور لوگوں پر دہرائے اور اسے یقین ہو گیا کہ وہ اس موذی مرض کو شکست دینے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

جب جینر نے اپنے نتائج شائع کئے تو ایک طوفان برپا ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی۔ تاہم اس کے سراہنے والوں کی تعداد کہیں زیادہ تھی۔ برطانوی پارلیمنٹ نے اسے نائٹ کا خطاب عطا کیا۔ کئی دوسرے ممالک نے بھی اسے اعزازات سے نوازا۔

24 جنوری 1823ء کو انسانیت کے اس عظیم محسن کا انتقال ہو گیا۔ اب دنیا میں چیچک کی بیماری بالکل ختم ہو چکی ہے۔ اور یہ سب کچھ ایڈورڈ جینر کے اس عظیم تجربے کی بدولت ہے جو اس نے 14 مئی 1796ء کو انجام دیا تھا۔

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2011
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 10ML گلاس شواب 25ML پلاسٹک شواب
30/200/1000 Rs 20/= Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات
کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعائتی قیمت پیکنگ 120ML=200/ روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعائتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

بجلی کی بدستور طویل لوڈشیڈنگ، کاروبار ٹھپ، پینے کا پانی نایاب

ربوہ سمیت ملک کے بیشتر شہروں میں لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ 20,20 گھنٹے کی طویل بجلی کی بندش سے نہ صرف کاروبار ٹھپ ہو گئے بلکہ پینے کا پانی تک بھی نایاب ہوگیا جس کی وجہ سے غریب عوام کی مشکلات اور پریشانیوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ جبکہ دوسری جانب گھریلوں صارفین کو گیس کے کم پریشر کا سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے اور عوام لکڑیوں پر کھانا پکانے پر مجبور ہو گئے۔ بجلی کی بندش سے پانی کی کمی ہوگئی ہے۔ اس طرح انسانی زندگی کی تینوں بنیادی سہولتوں سے پاکستانی عوام محروم ہیں۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

شام میں فائرنگ اور بم دھماکے

شام میں سرکاری فوج کی فائرنگ اور بم دھماکوں میں 2 معصوم بچوں سمیت 100 سے زائد افراد ہلاک جبکہ 112 افراد زخمی ہو گئے۔ بیشتر ہلاکتیں ادلب شہر میں سیکیورٹی اہلکاروں کی قیدیوں کو لے جانے والی دو بسوں پر بم حملوں کے بعد ہوئیں۔

آبنائے ہرمز میں مسافر کشتی الٹ گئی

ایرانی بندرگاہ بندر عباس کے قریب ایک مسافر بردار کشتی ایندھن ختم ہونے کے بعد طوفانی ہواؤں کے دوران الٹ گئی جس کے نتیجہ میں 22 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 7 کو زندہ بچا لیا گیا۔

کولکتہ، ہسپتال میں ناقص سہولیات 26 نومولود بچے ہلاک

بھارت کی ریاست مغربی بنگال میں سرکاری ہسپتال میں ناقص سہولتوں کے باعث 26 نومولود بچے ہلاک ہو گئے۔ تاہم ہسپتال کے حکام کا کہنا ہے کہ یہ بچے شدید بیمار تھے۔ اس لئے وہ جانبر نہ ہو سکے لیکن ذرائع کا کہنا ہے کہ ہسپتال میں بنیادی طبی سہولتیں موجود ہی نہیں ہیں۔

نائیجیریا میں جاری لڑائی میں 178 افراد ہلاک

نائیجیریا میں جاری لڑائی کی وجہ سے اب تک ہلاکتوں کی تعداد 178 ہو چکی ہے۔ ہسپتال کے ڈاکٹروں کے مطابق مسلم علیحدگی پسندوں کی جانب سے کئے جانے والے اب تک کے شدید حملوں میں تقریباً 178 افراد کی لاشیں شہر کے دو بڑے ہسپتالوں میں لائی گئی ہیں اور خدشہ ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد میں مزید اضافہ ہوگا کیونکہ کئی لاشوں کی تلاش جاری ہے۔

نماز جنازہ

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خسر مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ولد مکرم سردار محمد صاحب مرحوم گوٹھ سردار محمد نواب شاہ حال جرمنی مورخہ 18 جنوری 2012ء کو جرمنی میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی میت مورخہ 25 جنوری کو جرمنی سے ربوہ لائی جائے گی اور اسی دن بیت المبارک میں بعد نماز عصر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔جنوری

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:37

شفا نہ پانے والے مریضوں کی شفا کے لئے
ہومیوڈاکٹرز رابطہ فرمائیں
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد بانی ہولز موپیتھی
0334-6372030/047-6214226

Job - English Teacher (in Rabwah)
Eligibility:
Female Only
Good Spoken English,
A-Level or BA (Hons) in English or MA in English
Note: Training will be provided.
ICOL TeL: 0302-8411770 042-35162310

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ برلب سڑک باموقع نصیر آباد رحمٰن برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ محمد رفیق عامر: 0333-5497411

موٹاپے کا علاج
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے وزن 40 پونڈ تک یقیناً کم ہوجاتا ہے
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

دلہن جیولرز
042-36625923
0332-4595317
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369 -37381738 Fax:37659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram International Money Transfer | INSTANT CASH Global Money Transfer | Speed Remit | Choice
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213386 Fax: 047-6213384

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ:۔ کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

Study In Canada, Australia New Zealand, UK & USA
Students may attend our IELTS classes with 30% discount
پاکستان کے ہر شہر سے سٹوڈنٹ رابطہ کرسکتے ہیں۔
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada and Australia)
67-C, Faisal Town, Lahore
35162310/03028411770
www.educationconcern.com/info@educationconcern.com

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458